مرثیہ بجناب حضرت امام حسین رضہ

کربلا سے شام ہو کر جب مدینے آئیاں — زینب و کلثوم دونوں فاطمہ کی جائیاں
رو رو کہتی تھیں کہ طعنہ دینگی یوں ہمسائیاں — کنبہ کے سارے وارث اک عابد کو جیتا لائیاں

دیکھ کر ہم کو یہی آپس میں بولیں گے وہ لوگ — کیا دلوں کا آ لگا یا ہے انھوں نے غم کا روگ
کربلا جا کر بھتیجے بھائیوں کا اپنے سوگ — تحفہ جات اہلِ وطن کے واسطے لے آئیاں

تشنہ لب بھائی کو جس دن ذبح دریا پر کیا — اور بھتیجوں نے تڑپ کر آنکھوں آگے جی دیا
رات پانی تم نے اس دن جینے کی خاطر پیا — حیف یہ کچھ دیکھ جینے سے نہ تم شرمائیاں

جبکہ دلبندوں کی لاشیں تم نے دیکھیں خاک پر — اور نظر آئے کٹے تم کو جگر گوشوں کے سر
کیونکہ تم جیتی رہیں وہ گل سی شکلیں دیکھ کر — نیزوں اوپر تابشِ خورشید سے مرجھائیاں

کیا جواب اس کا کوئی دے جب کسی نے یہ کہی — رن میں تن سے جو بہے خوں ایسی عزیزوں کی بہی
اب تک آنکھوں میں تمھاری کیونکہ بینائی رہی — جب فلک نے صورتیں اس طرح وہ دکھلائیاں

طعن اگر وہ یہ کریں ہم پر تو ہم بولیں سو کیا — بہنیں جیتی آئیں سر بھائی بھتیجوں کا کٹا
منہ تمھارا دیکھنا ہم کو نہیں یاں تک روا — بیچ چلیں واں سے تمھاری ہو جہاں پرچھائیاں

طعن اُن کی سب درست ہم پر نہیں لیکن یہ بیچ — کنبہ کے وارث سب کے اک عابد ہی کے جینے کی بیچ
وہ کشمکش زندگی اپنی ہی سے آیا ہے بیچ — ورنہ وہ کب جیوے یہ ایذائیں جن نے پائیاں

کب یقیں تھا ہم کو یوں جیتا پھرے گا عابدیں — پر اجل اس کی حفاظت کو ہوئی اس پر یقیں
لے گئے کربل سے جوں تا شام اُسکو اہلِ کیں — چرخ کو کیا جانئے کیوں وہ جفائیں بھائیاں

دیکھ لے کوئی رکھے ہے آج تک وہ نوجواں — گردن اور پاؤں پہ اپنے طوق و زنجیر کا نشاں
اور تپ بھی اس کو شدت سے زیادہ تھا رواں — دیکھتی ہیں یہ کہیں ہم چرخ کی دکھ پائیاں

www.emarsiya.com

پاؤں ننگے سر برہنہ جاوے تھا وہ دل فگار
پشت دیا اپنے سے ہر منزل میں اُن نے بار بار
اونٹوں پہ بیٹھے تھے ہم اور ہاتھ میں اُسکی جہ
نوکیں کانٹوں کی بھری لوہو ہی میں دکھلائیا

صبح سے تا شام تھا اُس پر یہ کچھ رنج و تعب
گر سیاہ شام سے پانی کیا اُن نے طلب
وہ مریض ناتواں جاتا تھا منزل تشنہ لب
برچھیوں کی آبداریاں اُسے بتلائیاں

بسکہ اُس کو ہاتھ سے تھی ظالموں کے کشمکش
رو کے ہم کو جب پکارا وہ کہ پھوپھیوں العطش
پیاس کے مارے اُسے ہر بار آجاتا تھا غش
بوندیں اشک اپنی کی مُنھ میں اُس کے ہم ٹپکائیاں

پانی ہے وہ شے کہ جس کو آدمی سے تا دواب
سمجھیں فرزندِ محمدؐ کے نہ دینے میں ثواب
پی کے ہوں سیراب اور اُس شے کو وہ خانہ خراب
تھے مسلماں وہ خدا نا ترس نا ترسائیاں

پیاس کی حالت تو یہ تھی اُس جگر بریان کی
اور ہم اپنی مصیبت کیا کہیں اُس آن کی
لاکھ اذیت اس سوا خواہاں تھی اُنکی جان کی
واسطے غارت کے جب خیمہ پہ فوجیں ڈھائیاں

آتے ہی شقیوں نے دی جو بیٹھ کر خیمے کو آگ
لے کے لڑکے بالے مستورات نکلیں وائے بھاگ
سمجھے ہم کیا فتنۂ محشر اُٹھا سوتے سے جاگ
پھنس مریں آپس میں یہ نزدیک تھا گھبرائیاں

دست بُرد اس طرح سے کرنے لگے وہ نابکار
آخرش اُن چادروں تک بھی سروں سے لی اُتار
نے زر و زیور نہ چھوڑا جنس سے کپڑے کا تار
وقت رخصت بھائی نے جو چادریں اڑھوائیاں

بعد ازاں اونٹوں پہ بٹھلا ہم کو سوئے قتل گاہ
جا پڑی جس دم ہماری جانبِ مقتل نگاہ
لائے وہ ملعون بارے شامیانِ روسیاہ
سب کے لاشے نام لے لے کر ہمیں بتلائیاں

کیا کہوں آگے غرض رکھے سر اُن کے نیزوں پر
اور لوتھیں انکی ساری خاک و خوں میں ڈال کر
حضرتِ خیر البشر کے جو تھے دلبندِ جگر
اپنے خویش و اقربا کی لاشیں سب دفنائیاں

ظالموں نے یوں تم سب کے عزیزوں پر کئے
طعنہ زن کا جرم کیا گر ایسے کو طعنہ دئے
دیکھ یہ کچھ اور وہ دُنیائے فانی میں چھپے
زیست نے باتیں تعرض کی ہمیں سنوائیاں

www.emarsiya.com

ہیں سزاوار اس کے ہم جو دیں وہ طعنہ بار بار ‏ مرنے جینے میں نہیں پر کچھ کسی کا اختیار
مرگ کو ڈھونڈھا کئے پتھروں سے ہم سر مارا ‏ تن سے جی نکلا نہ اور لاکھوں پچھاڑیں کھائیاں
اس طرح باہم وہ کہتی تھیں بچشم خوں فشاں ‏ جو جو سنتا تھا یہ باتیں اشک تھے اسکے رواں
سامعوں میں تاب نیں سوداؔ نہ کر آگے بیاں
ابر مژگاں نے تو بوندیں خون کی برسائیاں

---

www.emarsiya.com